جانب رفقاء و احباب کے رجوع میں بحمد اللہ مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ بنیادی عربی قواعد، تجوید، قرآن حکیم کے منتخب اسباق اور کم و بیش دو پاروں کے ترجمے پر مشتمل یہ دینی نصاب عربی گرامر سیکھنے اور قرآن حکیم کی فکری و عملی رہنمائی کے حصول میں اللہ کے فضل و کرم سے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ آئندہ سے ارادہ یہ ہے کہ ایک سال کے دورانیے پر مشتمل اس کورس کو دو سمسٹرز میں تقسیم کر دیا جائے گا تاکہ ہر چھ ماہ بعد نئے داخلے دیئے جا سکیں اور اس طرح ایک سال کے دوران بیک وقت دو کلاسوں کو ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو چلایا جا سکے۔ ہمیں یقین ہے کہ قارئین حکمتِ قرآن، قرآن کالج اور اس کی تعلیمی اسکیموں سے استفادے کے کسی موقع کو ضائع نہیں کریں گے اور رجوع الی القرآن کی اس تحریک میں بقدرِ استطاعت اپنا حصہ ضرور ادا کریں گے جو تنظیمِ اسلامی کے لئے اساس و بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے۔

☆ ☆ ☆

زیرِ نظر شمارہ ماہ اپریل اور مئی کا مشترکہ شمارہ ہے، اسی نسبت سے اس کی ضخامت بھی معمول سے زائد رکھی گئی ہے۔ مرکزی انجمن کے سالانہ اجلاس کی مناسبت سے اس شمارے کے سرورق پر جامعُ القرآن، قرآن اکیڈمی کی اور پشت پر قرآن آڈیٹوریم کی رنگین تصاویر شائع کی گئی ہیں۔ یوں یہ شمارہ "حکمتِ قرآن" کے عام شماروں سے مختلف اور ممتاز ہے ----- مولانا محمد تقی امینیؒ کے سوانحی خاکے پر مشتمل ماہنامہ "تہذیب الاخلاق" علی گڑھ کا شائع کردہ ایک مضمون زیرِ نظر شمارے میں شامل کیا گیا ہے۔ تاہم مولانا امینیؒ کے بارے میں علی گڑھ کے محترم اقبال انصاری صاحب کی جانب سے ایک مبسوط مضمون کا انتظار ہے۔ ابھی چند روز پیشتر مُراد آباد بھارت سے مولانا افتخار فریدی صاحب کے ایک مکتوب کے ذریعے مدینہ منوّرہ میں مقیم ایک درویش عالم دین مولانا محمد عبدالملک جامعی کے انتقال کی اطلاع بھی موصول ہوئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ---- مولانا جامعی کے پر مغز اور پر از موعظت مراسلات وقتاً فوقتاً "حکمتِ قرآن" کے صفحات کی زینت بنتے رہے ہیں۔ محترم فریدی صاحب کا خط درج ذیل ہے۔ یہ خط مولانا جامعی مرحوم کے اجمالی تعارف کے حصول کے لئے ایک کلید کا درجہ رکھتا ہے۔

"یہ خبر انتہائی رنج اور صدمہ کے ساتھ سنی گئی کہ مہاجرِ مدینہ مولانا عبدالملک، مدینہ منورہ میں انتقال فرما گئے۔ مولانا مرحوم کی ذاتِ گرامی گوناگوں خصوصیات کی

حامل تھی۔ مولانا جامعہ ملّیہ اسلامیہ کے سابقین اوّلین میں تھے اور جامعہ کے کئی شعبے اُن کی صلاحیتوں سے پروان چڑھے ------ مولانا عبدالملک، مولانا محمد علی جوہرؒ کے فدائی اور خادم تھے اور سابق صدرِ جمہوریہ ڈاکٹر ذاکر حسین کے محبوب شاگردوں میں سے تھے۔ حق بات کہنے میں اللہ تعالے نے انہیں بڑی جرأت اور ہمّت عطا کی تھی۔

مولانا عبدالملک کا بچپن اپنے والد، مشہور خطّاط، منشی عبدالقیوم صاحب کے ساتھ بجنور کے مشہورِ زمانہ اخبار "مدینہ" میں گزرا جہاں انہیں کئی عبقری صحافیوں اور ہمدردانِ ملّت کی خاص شفقت حاصل رہی۔ وہیں سے مولانا نے تحریکِ خلافت میں بھی حصہ لیا۔ مولانا کے والد محترم نے مولانا آزادؒ کے ساتھ کلکتہ میں رہ کر "ترجمانُ القرآن" کی کتابت بہت ہی بے کسی کے عالم میں کی اور اسے مدینہ پریس بجنور میں طبع کرایا۔ دوسرا ایڈیشن لاہور میں طبع کرایا اور دونوں کا منافع مولانا آزادؒ کو پہنچایا۔

مولانا عبدالملک صاحب، مولانا محمد علی جوہر رحمتہ اللہ علیہ کے فدائی اور عاشق تھے اور ساری ایمان افروز تربیت انہی سے حاصل کی تھی۔ فرمایا کرتے تھے مولانا محمد علی بیسویں صدی کے مردِ مؤمن ہیں۔ ان کا تعلّق مولانا کے خاندان کے ہر ہر فرد سے تھا۔ کراچی میں بھی ان کے نواسوں سے بڑی محبت کیا کرتے تھے ------
مولانا مرحوم نے تقریباً ۵۰ سال مدینہ منوّرہ میں قیام فرمایا اور حفظِ قرآن کا نظام چلاتے رہے۔ مولانا کی زندگی بہت ہی بے کسی اور غربت میں گزری اور کبھی کوئی دنیاوی منفعت حاصل نہیں کی حتیٰ کہ مدینہ کے پچاس سالہ قیام کے دوران وہاں کی شہریت حاصل کرنے کے لئے کبھی کسی سے سفارش نہیں کی جبکہ وہ چاہتے تو یہ کام انتہائی آسان تھا۔ دعوت و تبلیغ کے اہم ترین کام کا درد ہمیشہ ان پر غالب رہا اور سخت سے سخت حالات اور عدمِ صحت یابی کے باوجود اس کی فکر فرماتے رہے۔
وفات سے چند ہفتہ قبل مرحوم نے خادم کو جو خط تحریر فرمایا تھا، اس میں اس کی بشارت دی ہے کہ روس، چین اور ہندوستان کے ایک علاقے کو ہدایت ملے گی۔
مولانا مرحوم نے مدینہ اور اس کے اطراف میں حفظِ قرآن کو فروغ دیا اور تحفیظُ القرآن کے نام سے ایک ادارہ سعودی حکومت سے ایک ایسے وقت میں منظور کرایا جبکہ حفظِ قرآن کا نظام وہاں بے حد کمزور ہوگیا تھا۔ اب الحمدللہ اس ادارہ کی برکت

(باقی صفحہ ۸ پر)